85430 ـ شادى بياہ اور عيد كے موقع پر قومى ناچ پيش كرنا

سوال

قبيلہ كا ناچ وغيرہ ديكھنے اور ڈھول اور دف سننے كا حكم كيا ہے، يہ علم ميں رہے كہ ہمارے ايك عالم دين كہتے ہيں: شيخ ابن باز رحمہ اللہ نے اسے سننے كى اجازت دى تھى، اور ابن عثيمين رحمہ اللہ اس ميں حاضر بھى ہوئے تھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ڈھول باجا سننا جائز نہيں؛ كيونكہ يہ ان آلات موسيقى ميں شامل ہوتا ہے جس كے سننے اور بجانے كى حرمت كے دلائل موجود ہيں، بلكہ ڈھول اور طبل كى حرمت كے متعلق تو خاص نص وارد ہے.

ابو داود نے عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے شراب نوشى، اور قمار بازى و جوا، اور كوبہ اور مكى كى شراب سے منع كيا، اور فرمايا: ہر نشہ آور چيز حرام ہے "

ابو داود رحمہ اللہ كہتے ہيں: ابن سلام ابو عبيد كہتے ہيں: السكركۃ مكى سے شراب تيار كى جاتى ہے، اور يہ حبشى لوگ تيار كرتے تھے.

سنن ابو داود حديث نمبر (3685) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور الكوبہ ڈھول كو كہا جاتا ہے.

گانے بجانے كے آلات ميں سے صرف دف جائز ہے، اور اس كى بھى شروط ہيں، اس كى تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (29406) اور (5000) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

جب يہ قبيلہ يا قومى ثقافتى ميلہ يا پيشكش گانے بجانے مثلا ڈھول يا بانسرى وغيرہ پر مشتمل ہو، دف كے علاوہ تو اس ميں جانا اور اسے سننا جائز نہيں.

اور اگر صرف دف پر مشتمل ہو تو اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا دف صرف عید اور شادی بیاہ کے موقع پر جائز ہے تو کیا یہ صرف عورتوں کے لیے خاص ہے یا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے.

اس مسئلہ میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی رائے تو مجھے نہیں مل سکی، لیکن شیخ رحمہ اللہ مردوں کے لیے دف بجانے کو حرام سمجھتے تھے چاہیے وہ عید کے موقع پر مرد بجائے یا کسی اور موقع پر، جیسا کہ سوال نمبر (20406) کے جواب میں موجود ہے، اور جب دف کے متعلق ان کی رائے یہ ہے تو پھر ڈھول کے متعلق کیا ہو گی ؟!

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی تو اس کے متعلق کلام بالکل واضح ہے کہ اگر اس میلہ یا شو میں ڈھول باجا یا بانسری وغیرہ ہو تو یہ حرام ہے لیکن انہوں نے دف کی اجازت دی ہے.

شیخ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

قبیلہ یا قومی شو اور میلہ جس میں نبطی شعر جو ہجو اور غزل اور مدح و ذم پر مشتمل ہوں کے بارہ میں کیا حکم ہے، اور وہاں مٹکا بھی بجایا جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

قبیلہ کے اس شو اور میلہ کا اگر تو کوئی سبب نہ ہو تو پھر یہ لہو لعب میں شامل ہوتا ہے، اور اگر اس کا کوئی سبب ہو مثلا عید کے ایام تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس میں کوئی حرج نہیں کہ لوگ تلواروں اور بندوق وغیرہ کے ساتھ کھیلیں، اور اس میں دف بجائیں، لیکن ڈھول اور مٹکا اور وہ گانے جو ہجو اور مذمت پر مشتمل ہوں اور سب و شتم ہو تو یہ حرام ہیں.

اور کسی انسان کے لیے اس جیسی مجلس اور محفل اور ثقافتی شو میں حاضر ہونا جائز نہیں، اس سے منع کرنا اور لوگوں کو روکنا ضروری ہے اور لوگوں کو اس میں نہ جانے کی نصیحت کرنی چاہیے؛ کیونکہ جب انسان برائی کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ان کی برائی اور گناہ میں برابر کا شریك ہے، چاہیے وہ خود نہ بھی کرے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور باتیں نہ کرنے لگیں، (وگرنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140). " انتہی.

ماخوذ از: لقاء الباب المفتوح (52) سوال نمبر (11).

اور لقاء الباب المفتوح (8) سوال نمبر (39) بهى ديكهيں.

والله اعلم .